ہندوستان کے احمدیوں کے نام پیغام

از

سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ھُوَالنَّاصِرُ

ہندوستان کے احمدیوں کے نام پیغام

(۲۰ ؍دسمبر ۱۹۴۸ء)

نیا ماحول اور نئی ذمہ داریاں

برادرانِ جماعت احمدیہ قادیان و ہندوستان یونین!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

میں آپ لوگوں کو سالانہ جلسہ کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت قائم رکھنے کی توفیق پانے پر مبارکباد دیتا ہوں ۔سنا گیا ہے کہ ہندوستان یونین نے سَو کے قریب ہندوستانی احمدیوں کو جلسہ میں شامل ہونے کی اجازت دی ہے گو یہ اجازت بہت بعد میں ملی ہے اور شاید اس سے جماعت کے لوگ فائدہ نہ اُٹھا سکیں لیکن اگر بعض افراد کو اس سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق ملی ہو تو میں انہیں بھی اِس اہم موقعہ پر حصہ لینے پر مبارکباد دیتا ہوں۔

برادران! جماعتیں بڑے صدمات میں سے گذرے بغیر کبھی بڑی نہیں ہوتیں۔قربانی کے مواقع کا میسر آنا اور پھر قربانی کرنے کی قابلیت کا ظاہر کر دینا، یہی افراد کو جماعتوں میں تبدیل کر دیتا ہے اور اس سے جماعتیں بڑی جماعت بنتی ہیں ۔ ہماری قربانیاں اس وقت تک بالکل اَور قسم کی تھیں اور ان کو دیکھتے ہوئے نہیں کہا جاسکتا تھا کہ ہماری جماعت کے بڑے بننے کے امکانات موجود ہیں ۔مگر اب جو قادیان کا حادثہ پیش آیا ہے وہ اس قسم کے واقعات میں سے ہے جو قوموں کو بڑا بنایا کرتے ہیں ۔اگر اس وقت ہماری جماعت نے اپنے فرائض کو سمجھا، اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیا تو بڑائی اور عظمت اور خدائی برکات یقیناً اس کے شامل حال ہوں گی

اور وہ اس کام کو پورا کرنے میں کامیاب ہوگی جو خدا تعالیٰ نے اس کے سپرد کیا ہے۔

میں قادیان کے رہنے والے احمدیوں کو اس امر کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ شور وشر کا زمانہ جس نے عمل کے مواقع کو بالکل باطل کر دیا تھا اب ختم ہو رہا ہے۔ آہستہ آہستہ امن فساد کی جگہ لے رہا ہے۔ بہت سی جگہوں کے راستے کھل گئے ہیں اور باقی کے متعلق امید ہے کہ آہستہ آہستہ کھل جائیں گے مگر جس رنگ میں کام چل رہا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا کی جماعت احمدیہ کا ایک مرکز پر جمع ہو جانا ابھی کچھ وقت چاہتا ہے۔ وہ وقت لمبا ہو یا چھوٹا لیکن بہر حال جب تک وہ وقت نہ آئے جس حد تک موجودہ تعطّل کو دور کیا جا سکے اس کا دُور کیا جانا ضروری ہے۔ گذشتہ سال جو تعطّل واقع ہوا وہ معافی کے قابل تھا کیونکہ تمام علاقے آپس میں کٹے ہوئے تھے اور ایک دوسرے تک خبر پہنچانا ناممکن تھا لیکن اب وہ حالت نہیں رہی۔ اب کسی نہ کسی ذریعہ سے قادیان اور ہندوستان کی جماعتوں کا تعلق قائم رکھا جا سکتا ہے اور تبلیغ اور اشاعت کے کام کو بھی ہاتھوں میں لیا جا سکتا ہے۔ گذشتہ ایام میں جو تباہی آئی اس موقعہ پر قادیان کے اکثر احباب نے نہایت ہی عمدہ نمونہ دکھایا اور قابلِ تعریف قربانی پیش کی۔ جس پر مَیں ہی نہیں ہندوستان اور پاکستان کے لوگ ہی نہیں بلکہ دنیا کے دور دراز ملکوں کے لوگ بھی قادیان کے لوگوں کی قربانی کی تعریف کر رہے ہیں۔ امریکہ اور یورپ کے لوگ اب قادیان کو صرف ایک مذہبی مرکز کے طور پر نہیں دیکھ رہے بلکہ قربانی کرنے والے ایثار کرنے والے اور اس دکھ بھری دنیا کو اس کے دکھوں سے نجات دینے کی کوشش کرنے والے لوگوں کا مرکز سمجھ رہے ہیں۔ اس نقطۂ نگاہ سے قادیان اب صرف احمدیوں کا مرکز نہیں رہا بلکہ وہ مختلف مفید عام کاموں کی خواہش رکھنے والے لوگوں کی توجہ کا مرکز بھی ہو گیا ہے۔ ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ ایک مجلس میں شامل ہونے کا مجھے موقع ملا۔ میرے پاس امریکن قونصل جنرل کی بیوی تشریف رکھتی تھیں۔ مجلس سے اٹھتے وقت میں نے ان سے کہا کہ اپنے خاوند سے مجھے انٹروڈیوس کرا دیں۔ انہوں نے اپنے خاوند کو مجھ سے ملوایا۔ ملنے کے بعد سب سے پہلے فقرہ جو امریکن قونصل جنرل نے کہا وہ یہ تھا کہ مجھے قادیان دیکھنے کی بہت خواہش ہے افسوس ہے کہ اس وقت تک میں اس خواہش کو پورا نہیں کر سکا۔ مَیں نے کہا ہمیں بھی بہت خواہش ہے

لیکن افسوس کہ اس وقت ہم بھی اس خواہش کو پورا نہیں کر سکتے ۔ اسے سن کر نہایت افسوس سے امریکن قونصل جنرل نے کہا۔ ہاں ہمیں بھی اس بات کا بہت افسوس ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے گو احمدیہ جماعت کی اکثریت قادیان کو چھوڑنے پر مجبور ہوئی ہے اور اب صرف چند سو احمدی قادیان میں رہ گئے ہیں لیکن قادیان پہلے سے بھی زیادہ دنیا کی توجہ کا مرکز ہوگیا ہے اور اس کی وجہ وہی قربانی اور شاندار نمونہ ہے جو قادیان کے احمدیوں نے پیش کیا اور آپ لوگ اس قربانی کی مثال کو زندہ رکھنے والے ہیں اور اس وجہ سے اس معاملہ میں سب سے زیادہ مبارکباد کے مستحق ہیں ۔لیکن صرف کسی چیز کو زندہ رکھنا کافی نہیں ہوا کرتا اس چیز کو زیادہ سے زیادہ پھیلانا اصل کام ہوتا ہے ۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس نورآسمانی کو اپنے دل میں زندہ رکھتے جو آسمان سے اس وقت نازل ہوا تھا تو یہ بھی ایک بہت بڑا کام ہوتا لیکن اتنا بڑا کام نہیں جو اس صورت میں ہوا کہ آپؐ نے اس نور کو اپنے دل ہی میں زندہ نہیں رکھا بلکہ ہزاروں لاکھوں اَور انسانوں کو بھی اس نور سے منور کر دیا۔ صحابہ کرامؓ نے اس نور کو اپنی زندگیوں میں زندہ رکھ کر ایک بہت بڑا نمونہ دکھایا لیکن ان کا یہ نمونہ اس سے بھی زیادہ شاندار تھا کہ انہوں نے نورِ محمدی کا ایک حصہ اپنے سینوں سے نکال کر لاکھوں اور کروڑوں دیگر انسانوں کے دلوں میں بھی بھر دیا۔ پس اے میرے عزیزو! آپ کی زندگی کا پہلا دَور ختم ہوتا ہے اور نیا دور شروع کرنے کا وقت آ گیا ہے ۔ پہلے دور کی مثال ایسی تھی جیسے چٹان پر ایک لیمپ روشن کیا جاتا ہے تاکہ وہ قریب آنے والے جہازوں کو ہوشیار کرتا رہے اور تباہی سے بچائے لیکن نئے دور کی مثال اس سورج کی سی ہے جس کے گرد دنیا گھومتی ہے اور جو باری باری ساری دنیا کو روشن کر دیتا ہے۔

بیشک آپ کی تعداد قادیان میں تین سو تیرہ ہے لیکن آپ اس بات کو نہیں بھولے ہوں گے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان میں خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے کام کو شروع فرمایا تھا تو اس وقت قادیان میں احمدیوں کی تعداد صرف دو تین تھی ۔ تین سَو آدمی یقیناً تین سے زیادہ ہوتے ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے وقت قادیان کی آبادی گیارہ سَو تھی ۔ گیارہ سَو اور تین کی نسبت ۳۶۶ 1/3 کی ہوتی ہے ۔ اگر اِس وقت قادیان کی آبادی بارہ ہزار سمجھی جائے تو موجودہ احمدیہ آبادی کی نسبت باقی قادیان کے لوگوں سے

۱/۱۳۶ ہوتی ہے۔ گویا جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کام شروع کیا اُس سے آپ کی طاقت اِس وقت دس گنے زیادہ ہے۔ پھر جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کام شروع کیا اس وقت قادیان سے باہر کوئی احمدیہ جماعت نہیں تھی لیکن اب ہندوستان میں بھی بیسیوں جگہ پر احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔ ان جماعتوں کو بیدار کرنا، منظّم کرنا، ایک نئے عزم کے ساتھ کھڑا کرنا اور اس ارادہ کے ساتھ ان کی طاقتوں کو جمع کرنا کہ وہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کو ہندوستان کے چاروں گوشوں میں پھیلا دیں یہ آپ لوگوں کا ہی کام ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ قادیان احمدیوں کا مرکز ہے۔ آپ لوگ بھی کہتے ہیں کہ ہم اس لئے قادیان میں بیٹھے ہیں کہ یہ ہم احمدیوں کا مرکز ہے۔ اب یہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ مرکز کو مرکز کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ مرکز چند مجاوروں کے جمع ہو کر بیٹھ جانے کا نام نہیں۔ مرکز ایک بے انتہاء جذبہ کا نام ہے جو اپنے ماحول پر چھا جانے کا ارادہ کر کے کھڑا ہو۔ مرکز کا نام قرآن کریم میں ماں رکھا ہے اور ماں وہی ہوتی ہے جو اپنا خون پلا کر بچوں کو پالتی، بڑا کرتی اور جوان کرتی ہے۔ پس قادیان مرکز اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی چھاتیوں کا دودھ تمام طالبانِ صداقت کو پیش کرے، ان کو پالے اور ان کی پرورش کرے اور ان کو پروان چڑھائے۔ پس آپ لوگ اب اپنی نئی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے نئے سرے سے اپنے دفاتر کی تنظیم کریں اور ہندوستان کی باقی جماعتوں کو دوبارہ زندہ کرنے اور زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔ صرف یہی نہیں بلکہ ان کو بڑھانے اور پھیلانے کی کوشش کریں۔ وہ تمام اغراض جن کے لئے احمدیہ جماعت قائم کی گئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں لکھی ہوئی موجود ہیں۔ ان اغراض کو سامنے رکھ کر صدر انجمن احمدیہ کی تنظیم کریں اور تمام ہندوستان کی جماعتوں کے ساتھ خط و کتابت کر کے ان کو منظّم کریں اور پھیلنے پھولنے میں مدد دیں۔ اس کام کے متعلق مَیں چند تجاویز آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں:

اوّل۔ ہندوستان یونین کی تمام احمدیہ جماعتوں کی لسٹیں جمع کریں۔ (جو لسٹیں وہاں موجود نہ ہوں وہ لسٹیں پاکستان کے مرکز سے منگوالیں)

(۲) پریس کو دوبارہ جاری کرنے کی کوشش کریں۔ جب تک قادیان کا پریس واگذار

نہیں ہوتا اس وقت تک ضروری اشتہارات لکھ کر دہلی بھجوا دیا کریں اور وہاں سے چھپوا کر ریل میں منگوا لیا کریں اور پھر ڈاک کے ذریعہ تمام ہندوستانی جماعتوں میں تقسیم کر دیا کریں۔

(۳) چونکہ گذشتہ صدمہ سے بعض جماعتوں میں کمزوری پیدا ہوگئی ہے اس کو دُور کرنے کے لئے مختلف علاقوں میں مبلغ مقرر کریں تاکہ وہ پھر پھر کے جماعتوں کی دوبارہ تنظیم کریں۔ اس وقت مبلّغ صرف دہلی، بمبئی، حیدرآباد دکن، بہار، اڑیسہ، اور کلکتہ میں ہیں۔ جونہی آپ کام کرنے کے قابل ہو جائیں اور اپنے انتظامات کو مکمل کر لیں دہلی کے مبلغ کی طرح باقی مبلّغوں کو بھی براہِ راست قادیان کے ماتحت کر دیا جائیگا مگر اب بھی حقیقتاً وہ آپ ہی کے ماتحت ہیں اور آپ کو ان سے کام لینا چاہئے۔

(۴) اس وقت قادیان میں قریباً دو درجن دیہاتی مبلّغ ہیں۔ ان لوگوں کو کوشش کر کے دہلی پہنچایا جائے اور وہاں سے آگے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں جہاں احمدیہ جماعتیں قائم ہیں پھیلا دیا جائے۔ یہ لوگ وہاں جا کر نہ صرف موجودہ جماعتوں کی تنظیم کریں بلکہ جماعت کو وسیع کرنے کی کوشش کریں۔ چونکہ آپ لوگ انڈین یونین میں ہیں اور وفادار شہریوں کی حیثیت میں ہیں کوئی وجہ نہیں کہ حکومت آپ میں اور دوسرے کام کرنے والے مسلمانوں میں کوئی فرق کرے۔ ان جانے والوں کے بدلے میں ہندوستان کی جماعتوں میں تحریک کر کے نئے واقفین بُلوا کے قادیان میں رکھے جائیں جو قادیان میں آ کر تعلیم حاصل کریں اور پھر بیرونی جماعتوں میں پھیلا دیئے جائیں۔ سردست اگر جلسہ میں کچھ احمدی باہر سے آ کر شامل ہوئے ہیں تو ان کے ساتھ پانچ دیہاتی مبلّغ بھجوا دیئے جائیں جو مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی کی نگرانی میں یو۔ پی کے مختلف علاقوں میں کام کریں۔ یو۔ پی کی جماعتوں میں سے لکھنؤ، شاہجہانپور اور بریلی، آگرہ کی اچھی جماعتیں تھیں لیکن اب دیر سے ان کا پتہ ہی نہیں لگتا کہ وہ کہاں ہیں۔ اگر یہ لوگ وہاں جا کر کام کریں تو نہ صرف وہ جماعتیں جلد منظّم ہو جائیں گی بلکہ نئے سرے سے پھولنے اور پھلنے لگ جائیں گی۔ ان جانے والے مبلّغین کو سمجھا دیا جائے اگر بعض جماعتیں گذشتہ صدمات کی برداشت نہ کر کے بالکل مردہ ہو چکی ہوں تب بھی گھبرائیں نہیں۔ ایک دو تین جتنے احمدی مل سکیں ان کو جمع کر کے نئے سرے سے کام شروع کر دیں۔ پھر وہ انشاء اللہ دیکھیں گے کہ ابھی چند دن

بھی نہیں گذرے ہوں گے اور پہلے سے بھی زیادہ مضبوط جماعتیں وہاں قائم ہو جائیں گی بلکہ اِردگرد کے علاقوں میں بھی احمدیت پھیلنے لگ جائے گی۔ یہ یاد رہے کہ سب کے سب مبلّغوں کو اکٹھا نہ بھجوایا جائے کیونکہ ممکن ہے کہ ان کے قائم مقاموں کے آنے میں دقت پیدا ہو اور قادیان کی احمدی آبادی کم ہو جائے۔اس خطرہ کو آپ کبھی نہ بھولیں اور ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھیں۔ ہمیشہ پہلے باہر سے آنے والوں کو اندر لایا کریں اور پھر بعض دوسروں کو باہر جانے کی اجازت دیا کریں سوائے ان پانچ کے جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔

(۵) چونکہ اب ملک میں ہندی کا زور ہوگا اسلئے آپ لوگ بھی دیوتا گری رسم الخط کے سیکھنے کی کوشش کریں اور ہندی زبان میں لٹریچر کی اشاعت کی طرف خاص توجہ دیں۔

(۶) جب تک باہر سے واقفین کے آنے کی پوری آزادی نہ ہو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کچھ طالب علموں کو مولوی بشیر احمد صاحب اپنے ساتھ رکھ کر دہلی میں پڑھائیں اور کچھ طالب علموں کو ساتھ رکھ کر مولوی محمد سلیم صاحب کلکتہ میں پڑھائیں اور کچھ طالب علموں کو ساتھ رکھ کر مولوی عبدالمالک صاحب حیدر آباد میں پڑھائیں اور پھر ان کو اردگرد کے علاقوں میں پھیلاتے چلے جائیں لیکن یہ مدنظر رکھا جائے کہ ہندوستان کے چندوں سے ہندوستان کا خرچ چل سکے اور قادیان کی آبادی کا خرچ بھی وہیں سے نکل سکے۔

(۷) قادیان میں احمدیوں کے آنے اور قادیان کے احمدیوں کو ہندوستان یونین میں جانے کے متعلق آزادی کرانے کے لئے آپ لوگ باقاعدہ کوشش کریں اور کوشش کرتے چلے جائیں تاکہ قادیان میں پھر زائرین آنے لگ جائیں اور قادیان کی نہر ایک کھڑے پانی کے جوہڑ کی سی شکل اختیار نہ کرلے۔

(۸) آبادی کی زندگی کے لئے عورتوں اور بچوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔آپ لوگ متواتر حکومت کے ساتھ خط و کتابت کریں اور کوشش کریں کہ ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ قادیان کے ساکنان کے بیوی بچے وہاں حفاظت کے ساتھ رہ سکیں۔

(۹) جونہی قادیان میں کچھ ایسے نوجوان آجائیں جن کا تعلیم پانے کا زمانہ ہو تو فوراً ایک سکول کی بنیاد رکھ دی جائے جس کے متعلق کوشش ہو کہ وہ آہستہ آہستہ بڑھتا چلا جائے۔

(۱۰) ہندوستان یونین کی صدر انجمن احمدیہ نے ایک دن کے لئے بھی ہندوستان نہیں چھوڑا۔ اسی طرح وہاں کی تحریک جدید انجمن بھی وہیں ہے۔ یہ انجمنیں قادیان کی جائداد کا مطالبہ کرسکتی ہیں۔آپ کو بڑے زور سے اس امر کا مطالبہ کرنا چاہئے۔افراد کی جائداد کا بے شک جھگڑا ہو لیکن صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید جو کہ ہندوستان یونین میں موجود ہیں تو کیوں حکومت ان کے سپرد ان کی جائداد نہ کرے۔کالج ،سکول، ہسپتال، ریتی چھلہ، زنانہ سکول، دارالانوار کا گیسٹ ہاؤس، خدام الاحمدیہ کے دفاتر، تحریک جدید کی زمینیں، ان کے مالک قادیان میں بیٹھے ہیں۔آپ لوگ اس کے متعلق دعویٰ کریں اور ان لفظوں میں کریں کہ جبکہ ان جگہوں کے مالک صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ قادیان میں موجود ہیں اور جبکہ ان جگہوں سے فائدہ اٹھانے والے احمدی ہندوستان یونین میں موجود ہیں تو کس قانون کے ماتحت ان چیزوں پر قبضہ کیا گیا ہے۔ یہ چیزیں ہمارے سپرد ہونی چاہئیں اور ہمیں ان کے استعمال کا موقع دینا چاہئے۔عقل کے ساتھ اور ادب کے ساتھ اگر ان مطالبات کو حکام کے سامنے بار بار رکھا جائے اور ان پر یہ روشن کیا جائے کہ ہندوستان یونین کے احمدی ہندوستان یونین کے وفادار ہیں جس طرح پاکستان کے احمدی پاکستان کے وفادار ہیں پھر ان سے باغیوں کا سا سلوک کیوں کیا جاتا ہے تو یقیناً حکومت ایک دن اپنا رویہ بدلنے پر مجبور ہوگی۔

(۱۱) جب تک پریس نہیں ملتا اس وقت جماعتوں کے نام چٹھی لکھ کر ہر پندرھویں روز بھجوانا شروع کریں جس میں جماعتوں کو ان کے فرض کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اگر عہدہ داران جگہ چھوڑ گئے ہیں تو نئے عہدہ دار مقرر کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اگر عہدہ دار عہدوں پر موجود ہیں لیکن کام نہیں کرتے تو ان کو کام کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔اگر بالکل بیدار نہیں ہوتے تو ان کو بدلنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى[1] اگر آپ پیچھے پڑ جائیں گے تو یقیناً ایمان کی چنگاری پھر سُلگ اُٹھے گی سونے والے پھر بیدار ہو جائیں گے بلکہ مردے بھی زندہ ہو جائیں گے اور پھر تروتازگی اور نشوونما کے آثار ظاہر ہونے لگ جائیں گے۔آپ تین سَو سے زیادہ آدمی وہاں ہیں۔اگر ان میں سے سَو آدمی کا خط پڑھے جانے کے قابل ہو اور

ہر چٹھی تین تین سَو کی تعداد میں باہر بھیجی جائے تو ہر لکھے پڑھے آدمی کو پندرہ دن میں صرف تین چٹھیوں کو نقل کرنا پڑتا ہے اور یہ کوئی بڑا کام نہیں۔ان چٹھیوں میں ایمان کو ابھارنے یا زندگی کو قائم رکھنے، ہمت سے کام لینے اور خدا تعالیٰ کے ان بے انتہاء فضلوں میں حصہ لینے کی دعوت ہو جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ کیا گیا تھا۔طرح طرح سے اور بار بار جماعتوں کو ہلایا جائے، جگایا جائے اور نہ صرف ہلایا جائے اور جگایا جائے بلکہ تبلیغ کر کے اپنے آپ کو وسیع کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔اس وقت مسلمان بے کسی کی حالت میں پڑا ہے۔ اس وقت وہ سچائی پر غور کرنے کیلئے تیار ہے۔وہ اس ہاتھ کیلئے ترس رہا ہے جو اس کو پکڑ کر نجات کی طرف لے جائے۔اگر آج آپ لوگ صحیح طور پر جماعتوں کو بیدار کرنے کی طرف توجہ کریں تو ہندوستان میں احمدیت کے پھیلنے کا بے نظیر موقع ہے۔سر دست مولوی بشیر احمد صاحب یو۔پی کی جماعتوں کو منظّم کریں اور یو۔پی کے تمام چندے سوائے تحریک جدید کے چندہ کے جو غیر ممالک کی تبلیغ پر خرچ ہوتا ہے قادیان بھجوائیں آپ لوگ باقاعدہ خط و کتابت کے ذریعہ سے ہمیں بتاتے رہیں کہ فلاں فلاں جماعت منظّم ہوگئی ہے اور ان کا چندہ قادیان میں آنے لگ گیا ہے تا ایسا نہ ہو کہ دو عملی کی وجہ سے کوئی جماعت بالکل تباہ ہو جائے۔جب آپ یو۔پی کی جماعتوں کو منظّم کر لیں گے تو ہم دوسرے صوبوں کو باری باری آپ کے سپرد کرتے چلے جائیں گے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اب خاموشی سے جھنڈے کو پکڑ کر کھڑے رہنے کا وقت گذر چکا۔وہ کام آپ نے شاندار طور پر کیا جس کے لئے دنیا بھر کے احمدی آپ لوگوں کے ممنون ہیں اور آنے والی نسلیں بھی آپ کی ممنون رہیں گی مگر انسان ایک بڑھنے والی ہستی ہے۔ہر روز اس کے حالات متغیر ہوتے ہیں اور ہر روز کے بدلے ہوئے حالات کے مطابق اسے کام کرنا پڑتا ہے کل کی روٹی آج کام نہیں آسکتی اور آج کی روٹی آنے والے کل کام نہیں آسکتی۔پس وہ عظیم الشان خدمت جس کے کرنے کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق بخشی ہے اس کا تقاضا ہے کہ اب آپ اگلا قدم اُٹھائیں اور قادیان کے خاموش مرکز کو ایک زندہ مرکز میں تبدیل کر دیں۔ ہندوستان یونین کی آبادی ۲۸، ۲۹ کروڑ کے قریب ہے۔اس کی اصلاح اور نجات کوئی معمولی کام نہیں، کسی زمانہ میں ساری دنیا کی آبادی اتنی ہی تھی۔پس آج سے سینکڑوں سال پہلے ساری دنیا کی

اصلاح کا کام جتنا اہم تھا اتنا ہی آج ہندوستان کی اصلاح کا کام اہم ہے۔ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے قادیان کی چھوٹی سی بستی کو بڑھا کر ایک سعی وعمل کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بنانے کی توفیق بخشی وہ بھی انسان تھے اور آپ بھی انسان ہیں آپ اپنے آپ کو افراد کی حقیقت میں دیکھنا چھوڑ دیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً ؎۲ ابراہیمؑ ایک اُمت تھا۔ جو لوگ خدا تعالیٰ پر نظر رکھتے ہوئے اس کی عائد کردہ ذمہ داریوں کو سمجھتے ہیں وہ اپنے آپ کو فرد سمجھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر شخص اپنے آپ کو اُمت سمجھتا ہے اور ان میں سے بعض شخص تو اپنے آپ کو دنیا سمجھتے ہیں۔ آپ لوگ بھی اور وہ دوسرے دوست بھی جو اس وقت باہر سے قادیان میں تشریف لا سکے ہوں وہ بھی آج سے اپنا نقطۂ نگاہ بدل دیں۔ آج سے ان میں سے ہر شخص اپنے آپ کو اُمت سمجھنے لگ جائے۔ وہ یہ سمجھ لے کہ جس طرح آم کی گٹھلی میں سے ایک بڑا درخت پیدا ہوتا ہے، جس طرح بَڑ کے چھوٹے سے بیج میں سے سینکڑوں آدمیوں کو سایہ دینے والا بَڑ پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح وہ اُمت بن کر رہے گا۔ وہ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اپنی نسلیں پھیلا دے گا۔ وہ خاموش قربانی کی جگہ اب اصلاح کیلئے اپنی قربانی کو پیش کرے گا۔ ہندوستان اس بات کا متقاضی ہے کہ اس کے اندر پھر سے انسانیت کو قائم کیا جائے۔ پھر سے صلح اور آشتی کو قائم کیا جائے پھر سے خدا تعالیٰ کی محبت اس کے دل میں پیدا کی جائے اور یہ کام سوائے آپ لوگوں کے اَور کوئی نہیں کر سکتا۔ عزمِ صمیم کے ساتھ اُٹھیں۔ طوفان کا سا جوش لے کر اُٹھیں اور ہندوستان پر چھا جائیں جس کا نتیجہ ضرور یہ نکلے گا کہ وہ لوگ جو آج احمدیت کو بغض اور کینہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ایک دشمن کی حیثیت میں دیکھتے ہیں وہ اور ان کی نسلیں آپ لوگوں کے ہاتھ چومیں گی۔ آپ لوگوں کیلئے برکتیں مانگیں گی اور دعائیں دیں گی کہ آپ لوگ اس بدقسمت ملک کو امن دینے والے اور صلح اور آشتی کی طرف لانے والے ثابت ہوئے۔ احمدیت ایک نور ہے، احمدیت صلح کا پیغام ہے، احمدیت امن کی آواز ہے، تم اس نور سے دنیا کو منور کرو۔ تم اس پیغام کی طرف لوگوں کو بلاؤ۔ تم اس آواز کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں بلند کر دو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔

خاکسار مرزا محمود احمد

۲۰ دسمبر ۱۹۴۸ء

؎۱ اعلیٰ: ۱۰ ؎۲ النحل: ۱۲۱